محرم الحرام کے فضائل

05-September-2019

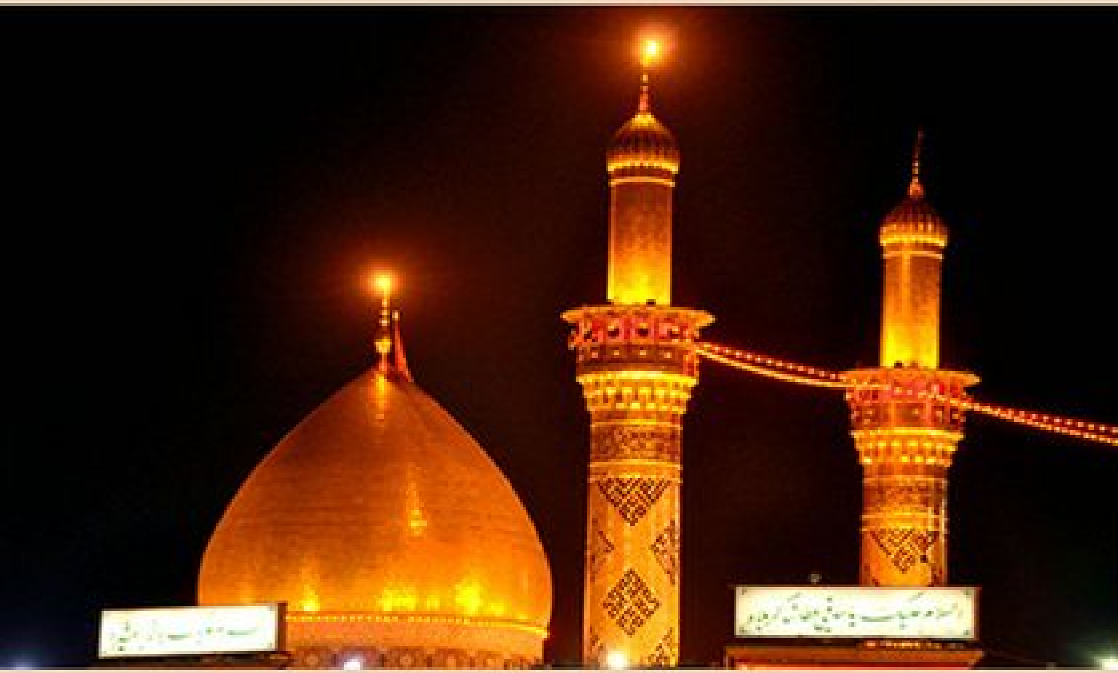

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السّافرة لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلامی سال کا آغاز محرّم الحرام کے بابرکت مہینے سے ہوتا ہے، ربِّ کریم نے ہمیں اسلامی سال کے اس پہلے مہینے میں ہی اجر و ثواب حاصل کرنے کے کثیر مواقع عطا فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم محرم الحرام کے فضائل، اس میں عبادت کرنے کی برکتیں، روزے رکھنے، مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے اور راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس ماہِ مقدّس میں بزرگوں کی عبادات کرنے کے واقعات بھی سُنیں گی، اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دلجمعی اور اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

آیئے! سب سے پہلے محرم الحرام کی شان و عظمت اور فضیلت کے بارے میں ایک واقعہ سنتی

ہیں: چنانچہ

خیراتِ عاشوراء کی برکات

یومِ عاشوراء (۱۰ محرّمُ الحرام) کو ملکِ "رَے" میں کسی قاضی (Qadi) کے پاس ایک سائل یعنی مانگنے والا آکر عرض گزار ہوا کہ میں ایک غریب وعِیال دار آدمی ہوں، آپ کو یومِ عاشوراء کا واسطہ! میرے لئے دس کلو روٹیاں، پانچ کلو گوشت اور دو درہم (چاندی کی اشرفیوں) کا انتظام فرما دیجئے۔ قاضی نے ظہر کے بعد آنے کا کہا۔ جب فقیر وقتِ مقرر پر آیا تو عصر میں بلایا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا پھر بھی کچھ نہ دیا، خالی ہاتھ ہی ٹَرخا دیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک غیر مسلم کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: آج کے مقدس دن کے صدقے مجھے کچھ دے دو۔ اس نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ تو فقیر نے عاشوراء کے کچھ فضائل بیان کیے۔ جسے سُن کر اُس غیر مسلم نے کہا: آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا ہے، اپنی ضَرورت بیان کیجئے۔ سائل نے اس سے بھی وُہی ضَرورت بیان کر دی۔ اُس آدمی نے گندم کی دس بوریاں، سو کلو گوشت اور بیس دِرہم (چاندی کی اشرفیاں) پیش کرتے ہوئے کہا: یہ آپ کے اہل واولاد کے لیے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت کے صدقے مقرر ہے۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے نظر اٹھا کر دیکھ! جب نظر اٹھائی تو دو عالیشان محل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سُرخ یاقوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا: یہ دونوں محل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضَرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے مگر چونکہ تم نے اُسے (خالی ہاتھ) لوٹا دیا تھا اس لئے اب یہ دونوں محل فُلاں غیر مُسلم کے ہیں۔ قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ صبح ہوئی تو غیر مسلم کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی "نیکی" کی ہے؟ اس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحب نے اپنا خواب سنایا اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو

اور کل کی ”نیکی“ مجھے بیچ دو۔ تو اس غیر مسلم نے کہا: میں رُوئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، اللہ پاک کی رحمت و عنایت بہت خوب ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (روض الریاحین، الحکایة السابعة والعشرون۔۔۔ الخ، ص ۲۷۵)

اے خُدائے مصطفٰے میں ، تری رحمتوں پہ قُرباں
ہو کرم سے میری بخشش ، بطُفیلِ شاہِ جِیلاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عاشوراء کے دن کے بڑے فضائل ہیں وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ کسی اسلامی بہن کی دل جوئی کرنا، مشکل وقت میں اس کے کام آنا بہت عمدہ اور ربِّ کریم کا پسندیدہ عمل ہے اور کسی کی دل آزاری کرنا اور اس کی حاجت روائی نہ کرنا بُرا عمل اور نعمتِ اِلٰہی سے محروم کرنے والا عمل ہے، اس غیر مسلم نے ایک مسلمان کی دل جوئی کی، اللہ پاک کی مشیّت کہ اس نے اپنے فضل سے اس دل جوئی کا اُسے یہ صِلہ دیا کہ اسے دولتِ ایمان جیسی انمول نعمت عطا کر دی اور دوسری طرف وہ مسلمان قاضی جس نے فقیر کی دل جوئی نہ کی اور اسے خالی ہاتھ لوٹا دیا وہ جنت کی عظیم نعمتوں اور محلات سے محروم ہو گیا، ذرا سوچئے! جب ایک غیر مسلم کو مسلمان کی دل جوئی کرنے پر ایمان جیسی عظیمُ الشّان اور انمول نعمت نصیب ہو سکتی ہے، جنت کا اعلیٰ محل مُقدّر بن سکتا ہے، دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہو سکتی ہیں ؟ تو جو مسلمان ہو، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امتی (Ummah) ہو، وہ اگر کسی اسلامی بہن کی دل جوئی کرے، مصیبت میں کسی اسلامی بہن کے کام آئے، پریشانی میں کسی اسلامی بہن کا سہارا بنے، غم اور تکلیف کے وقت کسی اسلامی بہن کا ساتھ دے، مشکل وقت میں کسی اسلامی بہن کی حاجت روائی کرے تو یقیناً اللہ کریم ایسی خیر خواہ اسلامی بہن کو بھی بے شمار

برکتیں عطا فرمائے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اسلامی بہنوں کی دل جوئی کرنے والے اعمال بجالائیں، انہیں ناراض کرنے والے کاموں سے بچیں۔ آیئے! دل جوئی کی تعریف سنتی ہیں: چنانچہ

دل جوئی کی تعریف

دل جُوئی، دلداری، غمخواری، غمگساری، یہ تمام الفاظ ہم معنی ہیں، ان سب کا مطلب ہوتا ہے، دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خوشی پہنچانا، ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا وغیرہ۔

مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں کسی اسلامی بہن کا دل خوش کرنے والے اعمال کم اور دل آزاری والے کام عام ہوتے جارہے ہیں۔ کبھی کسی اسلامی بہن کے بارے میں غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں تو کبھی کسی اسلامی بہن کے عیبوں کو اچھالا جاتا ہے، کبھی کسی اسلامی بہن کی چغلیاں لگائی جاتی ہیں تو کبھی کسی اسلامی بہن کو عین وقت پر دھوکا دیا جاتا ہے، کبھی کسی اسلامی بہن کے ساتھ خیانت کی جاتی ہے تو کبھی کسی اسلامی بہن کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، کبھی کسی اسلامی بہن کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جاتا ہے تو کبھی بڑا عہدہ (Post) ملنے پر ماتحت اسلامی بہنوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، کبھی کسی اسلامی بہن کو ذات پات کا طعنہ دے کر جہالت کا اظہار کیا جاتا ہے تو کبھی کسی اسلامی بہن کی قوم کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کرکے اس کی دل آزاری مول لی جاتی ہے، کبھی دو گھروں میں لڑائی کروا کر ان کا سکون غارت کیا جاتا ہے تو کبھی دو عزیزوں میں غلط فہمیاں پیدا کروا کر ان کا تماشہ دیکھا جاتا ہے۔ اَلْغَرَض! فی زمانہ دل آزاری کرنے والے کام بڑی خوشی سے کیے جاتے ہیں مگر دل جوئی والے کاموں سے گریز کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارا دین (Religion) یہ چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی دل جوئیاں کریں، کیونکہ دل جوئی کے بڑے فائدے ہیں۔ ☆ دل جوئی سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ ☆ دل جوئی سے ناراضیاں ختم ہوتی ہیں۔ ☆ دل جوئی سے محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ دل جوئی کرنے سے نفرتیں ختم ہوتی ہیں۔ ☆ دل جوئی نیکی کے کاموں میں

معاونت کرتی ہے۔ ☆دل جوئی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ ☆دل جوئی جہنم سے بچاتی ہے، ☆دل جوئی سے دنیا بھی بہتر ہوتی ہے۔ ☆دل جوئی سے قبر بھی روشن ہو سکتی ہے۔ ☆دل جوئی آخرت میں بھی کامیابیاں دلا سکتی ہے، اَلْغَرَض! دل جوئی میں فائدے ہی فائدے ہیں۔ لہٰذا جائز طریقے سے مسلمان عورتوں کا مسلمان عورتوں، اپنے محارم اور بچوں کے ابو کی دل جوئی کرنا بڑے اجر وثواب کا باعث ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں آخرت اچھی ہو گی، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مدد ملے گی، آیئے! دل جوئی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مُصطفٰے سنتی ہیں: چنانچہ

دل جوئی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)
2. ارشاد فرمایا: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔ (معجم اوسط، ۶/۱۲۹، حدیث: ۸۲۴۵)
3. ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور اس کی وحدانیت بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آدمی کہتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تُو نے فُلاں بندے کے دل میں داخل کی تھی اور آج میں تیرا دل بہلا کر پریشانی دور کروں گا، میں تجھے تیری حجت یاد دلاؤں گا، میں نکیرین (قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) کے جواب میں تجھے حق پر ثابت قدم رکھوں گا، میں قیامت کے دن تیرے ساتھ ہوں گا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مقام دکھاؤں گا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا،

قضاء الحوائج، ۴/۲۱۳، حدیث:۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یوں تو ماہِ محرّمُ الحرام مکمل ہی رحمتوں اور برکتوں بھرا ہے مگر بالخصوص (Specially) اس ماہ کا دسواں دن جسے عاشوراء کہتے ہیں اس کی شان و عظمت کے کیا کہنے، یہ دن پچھلی امتوں میں بھی بڑا مکرم رہا ہے، تاریخ اس دن کے اہم واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ اس دن میں عبادت کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، اس دن دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس دن حاجت مندوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں، اس دن تنگدستوں کی تنگدستیاں دور ہوتی ہیں اور اسی دن غمزدوں اور دکھیاروں کی مصیبتیں دور ہوتی ہیں: چنانچہ

شبِ عاشوراء کا وسیلہ کام آگیا

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 457 پر ہے: بصرہ میں ایک مالدار (Rich man) آدمی رہتا تھا۔ ہر سال شبِ عاشوراء کو اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کرتا جو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے اور اللہ پاک کا ذکر کرتے۔ اسی طرح رات بھر تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی کا سلسلہ جاری رہتا۔ پھر وہ شخص سب کو کھانا پیش کرتا۔ مساکین کی خبر گیری کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں سے بھی اچھا سلوک کرتا۔ اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی بیٹی اپاہج تھی۔ اس لڑکی نے اپنے باپ سے پوچھا: اے میرے والدِ محترم! ہمارا پڑوسی ہر سال اس رات لوگوں کو کیوں جمع کرتا ہے؟ اور پھر سب مل کر تلاوتِ قرآن اور ذکر کرتے ہیں۔ باپ نے بتایا: یہ عاشوراء کی رات ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔ جب سب گھر والے سو گئے تو بچی سحری تک بیدار رہ کر قرآنِ عظیم کی تلاوت اور ذکرِ

الٰہی سنتی رہی۔ جب لوگوں نے قرآنِ حکیم ختم کرلیا۔ تو وہ لڑکی اس طرح دعا مانگنے لگی: یااللہ! تجھے اس رات کی حرمت کا واسطہ اور ان لوگوں کا واسطہ جنہوں نے ساری رات تیرا ذکر کرتے ہوئے جاگ کر گزاری ہے! مجھے عافیت عطا فرمادے، میری تکلیف دور کردے اور میرے دل کی شکستگی (یعنی ٹوٹنا) دور فرمادے۔ ابھی اس کی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کی تکلیف اور بیماری ختم ہوگئی اور وہ اپنے پاؤں پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ جب باپ نے اس کو پاؤں پر کھڑے ہوئے دیکھا تو پوچھا: اے میری بیٹی! کس نے تجھ سے اس رنج و غم اور مصیبت کو دور کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ کریم نے مجھ پر اپنی رحمت کا بادل برسایا اور انعامات و نوازشات میں ذرہ بھر بخل نہ کیا۔ اے میرے والدِ محترم! میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس رات کا وسیلہ پیش کیا تو اس نے میری تکلیف دور فرمادی اور میرے جسم کو صحیح فرما دیا۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، المجلس الثانی والاربعون۔۔۔الخ، ص ۲۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ عاشوراء کی رات دعائیں قبول (Accept) ہوتی ہیں، دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم شبِ عاشوراء کو عبادت و ریاضت میں گزارتے تھے، وہ نیک لوگ دوسروں کو بھی جمع کرکے ربِّ کریم کا ذکر کرتے، تلاوتِ قرآن کرتے، یتیموں اور غریب و مسکین لوگوں کی دیکھ بھال کرتے تھے اور اس رات کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے اور اپنے رزقِ حلال سے نذرونیاز کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اس رات کو عبادت میں اور دن کو روزے کی حالت میں گزارنا چاہئے۔ کیونکہ عاشوراء کے دن کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس دن روزہ رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، خود ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس دن روزہ رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، آیئے! عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے فضائل پر تین

(3)فرامینِ مُصطفٰے سنتی ہیں:

عاشوراء کے روزے کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: عاشوراء کا روزہ رکھو اس دن انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام روزہ رکھتے تھے۔(جامع صغیر، ص ۳۱۲، حدیث:۵۰۶۷)

2. ارشاد فرمایا: یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔(مسند امام احمد، ۱/۵۱۸ حدیث:۲۱۵۴) یاد رکھئے! جب بھی عاشورے کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے اگر کسی نے صرف 10 محرم الحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دے گا۔(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام...الخ، ص ۴۵۴، حدیث:۲۷۴۶)

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم یومِ عاشوراء یعنی دس محرم الحرام کے فضائل و برکات سن رہی تھیں، یومِ عاشوراء کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اِس دن اللہ پاک نے 10 انبیائے کرام کو مختلف اعزازات و اکرامات سے نوازا تھا۔ وہ اعزازات کیا تھے، آیئے! سنتی ہیں: چنانچہ

یومِ عاشوراء کی مُبارک نسبتیں

(1)**اسی دن** حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اور اس کے پیروکار ہلاک ہوئے (2) **اسی دن** حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی(Ship)"جودی پہاڑ" پر ٹھہری۔(3)**اسی دن** حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔(4)**اسی دن** حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔(5)**اسی دن** حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کنویں سے نکالے گئے۔(6)**اسی دن** حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور **اسی دن** آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔(7)**اسی دن** حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔ (8) **اسی دن** حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی۔ (9) **اسی دن** حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی کا ضعف دور ہوا۔(10)**اسی دن** نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مغفرت کا مژدہ ملا ۔ (11)**اسی دن** حضرتِ سَیِّدُنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔ (12) **اسی دن** اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی آزمائش دور فرمائی۔(13)**اسی دن** حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہت عطا ہوئی۔(عمدۃ القاری، کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، ۸/۲۳۳ ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیز جتنی معزز ہو اسے اتنی ہی اہمیت دی جائے، ابھی ہم نے یومِ عاشوراء میں ہونے والے اعزازات اور اہم واقعات کو سنا، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دن بہت اہمیت کا حامل ہے، لہٰذا ہمیں بھی اسے اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے، اسے غفلتوں میں نہیں گزارنا چاہیے، اسے لایعنی کاموں میں نہیں کھپانا چاہیے، بلکہ اس دن خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، اس دن زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں، یومِ عاشوراء کو کون سے نیک اعمال بجالانے چاہئیں، آیئے! سنتی ہیں: چنانچہ

یومِ عاشوراء کے اعمال

حضرت علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دس محرّم بہت عظمت والا دن ہے، لہٰذا

مناسب ہے کہ جس قدر ممکن ہو اچھے کام کیے جائیں۔ بھلائیوں کے اس موسم کو غنیمت جانو اور غفلت سے بچو۔ (التبصرة لابن جوزی، المجلس الاول فی ذکر عاشوراء والمحرم، ۸/۲ ملتقطا) (1) یومِ عاشوراء کا روزہ رکھئے اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرمُ الحرام کا روزہ بھی ملالیجئے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے۔ (مسند امام احمد، مسند عبد الله بن العباس۔۔۔الخ، ۵۱۸/۱، حدیث: ۲۱۵۴ ماخوذا) (2) حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللهُ عَنْه کا فرمان ہے: عاشوراء کے دن جو ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کی طرف اللہ پاک نظر فرمائے گا اور جس کی طرف رحمٰن نظر فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ (حاشیۃ النور فی فضائل الایام والشهور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص ۱۲۴) (3) اِس دن توبہ و اِستغفار کیجئے اور بارگاہِ الٰہی سے توبہ پر قائم رہنے کی بھیک طلب کیجئے۔ (4) والدین کا اِکرام کیجئے۔ (5) غصے پر قابو رکھئے۔ (6) نوافل کی کثرت کیجیے۔ (7) سرمہ لگایئے۔ (النور فی فضائل الایام والشهور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص ۱۲۳) (8) یومِ عاشوراء کو بالخصوص اِثْمِد سرمہ لگایئے اس کی برکت سے آنکھیں نہیں دکھیں گی، جیسا کہ

نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یومِ عاشوراء اِثْمِد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، صوم التاسع مع العاشر، ۳۶۷/۳، حدیث: ۳۷۹۷)

(9) اسی طرح 10 محرّمُ الحرام کو فضولیات سے بچیئے۔ (10) رشتہ دار اسلامی بہنوں سے ملاقات کیجئے۔ (11) خوشبو (fragrance) لگایئے۔ (12) روزہ داروں کو افطار کروایئے۔ (13) قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔ (14) ستّر بار سُبْحٰنَ اللہ کا وِرد کیجئے۔ (15) یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے۔ (16) ناراض مسلمانوں میں صلح کروایئے۔ (17) (ہو سکے تو) خوفِ خدا سے آنسو بہایئے۔ (مرقع کلیمی، ص 190 ملتقطا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشوراء اور ہم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ یوم عاشوراء نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں (family members) کو بھی ان اعمال کو بجالانے اور ربِّ کریم کی رضا حاصل کرنے والے نیک اعمال کی ترغیب دلائیں، یادرکھئے! جس طرح یومِ عاشوراء میں نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح گناہ کرنے کا عذاب بھی زیادہ ہے، مگرافسوس! فی زمانہ علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی وجہ سے اس دن کو بھی ہم عام دنوں کی طرح غفلت اور فضولیات کے ساتھ ساتھ گناہوں میں گزارتی ہیں، نہ نیک اعمال کی کوئی فکر ہوتی ہے نہ اس دن کی تعظیم کی، بلکہ ہر طرف بے پردگی کے نظارے ہوتے ہیں، کہیں گلیوں بازاروں میں تو کہیں قبرستان میں بے پردہ عورتیں گھوم رہی ہوتی ہیں، اسی طرح 10 محرم الحرام کو ہمارے گھروں میں طرح طرح کی خرافات اور فضول رسم ورواج میں قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے، آیئے! محرم الحرام اور بالخصوص یومِ عاشوراء میں کی جانے والی خرافات اور فضول رسموں کے متعلق سنتی ہیں: چنانچہ

گھر میں کھانا نہ بنانا

10 محرم الحرام کو بعض عورتیں گھر میں روٹی نہیں بناتیں اور نہ ہی گھر کی صفائی ستھرائی کرتی ہیں اور نہ ہی جھاڑو دیتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں کہ پورے دس دن گھر میں آگ نہیں جلاتیں اور آگ جلانے کو ناجائز و حرام سمجھتی ہیں، دس دن گزر جانے کے بعد کھانے بناتی ہیں۔

یادرکھئے! ہمارے دینِ اسلام میں ان باطل رسومات کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ اسلام ایسا دین ہے جو گزشتہ اور موجودہ تمام باطل، بے ہودہ اور واہیات رسموں کو ختم کرتا ہے۔ نیکیاں کرنے اور شریعتِ مُطہّرہ پر عمل کی ترغیب دلاتا ہے، مگرافسوس صد افسوس! فی زمانہ یہ خلافِ شرع رسمیں ہمارے معاشرے

اور گھروں میں بڑے زور و شور سے پھیلتی جارہی ہیں، ہم میں سے کئی ان رسموں میں ملوّث ہیں اور اپنے گھر والوں کو ان خرافات میں ملوّث (Involved) دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور جب کوئی دین کا درد رکھنے والی اسلامی بہن ہمیں نیکی کی دعوت دے اور سمجھائے کہ یہ رسمیں تو جائز نہیں تو اس پر غصے اور ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے اور اس کو یہ کہہ کر خاموش کروایا دیا جاتا ہے کہ تم تو کل کی بچّی ہو، تم نے تو ابھی پڑھنا لکھنا سیکھا ہے۔ تمہیں کیا پتہ یہ رسمیں تو ہمارے باپ دادا سے چلی آرہی ہیں۔

یاد رکھئے! ہر وہ کام جو ناجائز ہو وہ اس لیے جائز نہیں ہو جاتا کہ کسی کے باپ دادا نے کیا تھا، ہمارے مسلمان ہونے کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے خاندان میں، اپنے علاقے میں، اپنے محلے میں اور اپنے گھر میں پائی جانے والی ہر رسم کو شریعت پر پیش کریں، اگر وہ جائز ہو تو اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ ناجائز ہو تو اسے فوراً سے بیشتر ترک کر دینا چاہیے۔

ناجائز رسمیں اپنانے والوں کو نصیحت

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ایسے لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو اِن رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی رسمیں اور

اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت بھاری بوجھ ہیں۔ اللہ کریم ایسے لوگوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرنے اور ان کے خلاف کام کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (صراط الجنان، ۷/۱۰۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشوراء اور واقعۂ کربلا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ماہِ محرّمُ الحرام کے فضائل وبرکات اور بالخصوص یومِ عاشوراء میں کئے جانے والے اعمال اور اس دن میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں سن رہی تھیں، 10 مُحرّمُ الحرام ہمیں ہر سال شُہدائے کربلا اور بالخصوص نواسۂ رسول، سیّدُ الشُّہداء، اِمامِ عالی مقام حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یاد بھی دِلاتا ہے، کیونکہ دس محرّمُ الحرام اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا، جسے **واقعۂ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس واقعہ میں شُہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے اِستقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اسی مناسبت سے حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک کرامت اور اس سے حاصل ہونے والے نکات سنتی ہیں: چنانچہ

گستاخ و بدزبان آگ میں

یومِ عاشورا (بروز جمعۃ المبارک 10 مُحرّمُ الحرام) کو جب اِمامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میدانِ کربلا میں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اس وقت خیموں کی حفاظت کے لئے خندق میں آگ روشن دیکھ کر ایک

بدزبان (جس کا نام مالک بن عروہ تھا) اس طرح بکواس کرنے لگا: اے حُسین! تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگالی۔ حضرتِ امامِ عالی مقام، امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: **كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ** یعنی اے دُشمنِ خُدا! تو جھوٹا ہے کیا تجھے گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟

اُس گستاخ و بدبخت کے الفاظ سن کر حضرتِ مسلم بن عوسجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے اُس بدزبان کے منہ پر تیر مارنے کی اجازت چاہی۔ لیکن صبر و تحمل کے پیکر حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہماری طرف سے جنگ کی ابتدا نہیں ہونی چاہیے۔ یہ فرما کر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور ربِّ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: یاربّ! عذابِ نار سے قبل اس گستاخ کو دنیا ہی میں آگ کے عذاب میں مبتلا فرما۔ فوراً دعا قبول ہوئی اور اس کے گھوڑے کا پاؤں ایک سوراخ میں گیا اور وہ گھوڑے سے گرا اور اس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیا اور گھوڑے نے اسے آگ میں ڈال دیا اور وہ بدنصیب آگ میں جل گیا۔ حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سجدۂ شکر کیا اور ربِّ کریم کی حمد و ثناء کی اور عرض کی: اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے آلِ رسول کے گستاخ کو سزا دی۔ (سوانحِ کربلا، ص۱۳۸ ماخوذاً۔ کراماتِ امامِ حسین، ص۷ ملخصاً)

اَہلبیتِ پاک سے بے باکیاں گستاخیاں   لَعنَۃُ اللہِ عَلَیکُم دُشمنانِ اَہلبیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے ایک تو حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان و شوکت اور بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبہ ظاہر ہو رہا ہے کہ ابھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہوئے اور وہ گستاخ و بدبخت دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوا اور آگ کے عذاب میں مبتلا ہو کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی ہماری دل آزاری کرے یا بدتمیزی کرے، بے شرمی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدسلوکی کرے، گالی

دے، یا بے حیائی کی بات کہے تو کوئی انتقامی کاروائی کرنے کی بجائے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کر دینا چاہیے اور اس کی باتوں پر صبر کرنا چاہئے اور صبر کا ذہن بنانے کے لئے ان مُقدّس ہستیوں پر میدانِ کربلا میں پیش آنے والی مصیبتوں پر غور کرنا چاہئے کہ

صبر کی عادت بنائیے

میدانِ کربلا میں حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر جان، مال، اولاد، بھوک، پیاس، خوف اور طعنے بازی جیسی سب آزمائشیں آئیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نانا جان، دوعالم کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بھائیوں، بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کو شہید کیا گیا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے رفقاء کو تکلیفیں دیں گئی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے خاندان والوں کو ستایا گیا، مگر پھر بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ان تمام آزمائشوں میں سرخ رُو ہوئے، صبر واستقامت کا پہاڑ بنے رہے، رضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے زبان سے حمدِ الٰہی بجالاتے رہے اور ان بدبختوں کو برابر نیکی کی دعوت اور اسلام کی تعلیمات دیتے رہے ایک لفظ بھی بے صبری کا ادانہ کیا حتی کہ سجدے کی حالت میں اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ان اللہ والوں کی سیرت طیبہ پر عمل کرتے ہوئے خوب نیکی کی دعوت عام کریں، اسلامی بہنوں کو گناہوں سے بچانے کے لئے کوشاں رہیں، راہِ خدا میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کریں اور اس مُبارک دن میں تلاوت قرآن، ذکر و درود، صدقہ و خیرات، نوافل کی کثرت اور نذر و نیاز کی صورت میں ان عظیم ہستیوں کو خراج عقیدت پیش کریں اور ان کی بارگاہ میں خوب خوب ایصال ثواب کریں، یاد رکھئے! فی زمانہ اس بابرکت دن پر جو لوگ ٹھنڈے مشروبات اور کھچڑے پر امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے ہیں، یہ جائز و مستحب اور نیکیوں بھرا کام ہے: چنانچہ

نیاز کس چیز پر دلوائیں؟

حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو مندوب ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگا دیتے ہیں، جاڑوں (سردیوں) میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے جو کارِ خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہو سکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہو سکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۶۴۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا   جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

تعظیم سادات کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! تعظیم سادات کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی

سعادت حاصل کرتی ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔(1) فرمایا: جو میرے اَہلبیت میں سے کسی کے ساتھ اچھّا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔(جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱)(2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے مِلے گا۔(تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُول کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص۷) ☆ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔(اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل و من اِعظامہ...الخ، ص ۵۲، الجزء: ۲) ☆تعظیم کے لیے نہ یقین درکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۴) ☆جو واقع میں سیّد نہ ہو اور دِیدہ ودِانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۶) ☆اگر کوئی بدمذہب سیّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۷) ☆ سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۳ ماخوذا) (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴) ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جا سکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص ۱۲) ☆ سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**